



سوال

(839) نماز تراویح میں ختم قرآن کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

- 1: مسلمانوں میں قرآن شریف کو حفظ کرنا صرف اس لیے کہ رمضان المبارک میں تراویح میں پڑھا جائے جیسا کہ آج کل مروج ہے، شریعت کی رو سے کیسا ہے؟
- 2- اگر حافظ صاحبان تراویح میں پورا قرآن ختم نہ کریں تو خدا کے ہاں جوابدہ ہوں گے؟ یعنی حافظ ہوتے ہونے اگر کوئی روزانہ نصف یا ربع سپارہ تراویح میں سنائے حتیٰ کہ رمضان ختم ہو جائے اور اس کا قرآن ختم نہ ہوا ہو۔
- 3- کیا نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی کوئی حدیث ہے جس میں مسلمانوں سے کہا گیا ہو کہ تراویح میں پورا قرآن پڑھو! اور بقایا لوگ سنیں۔ اگر نہیں تو جب ہمارے علمائے کرام روزہ کھولنے کی دعا میں دو الفاظ کے اضافے کو بدعت قرار دیتے ہیں تو حفاظ کرام کا یہ عمل کیسا ہے؟
- 4- آج کل ایک ہی مسجد میں تین تین یا چار چار حفاظ تراویح پڑھاتے ہیں۔ ان کا ایسا کرنا شریعت کی روشنی میں کیسا ہے۔ کیونکہ سوائے ایک یا دو صاحبان کے بقایا کے پیچھے چار یا پانچ نمازی ہی ہوتے ہیں؟ یعنی اجتماعیت ختم ہو کر انفرادیت معلوم ہوتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1: بلاشبہ قرآن مجید حفظ کرنا ایک عظیم سعادت ہے جیسا کہ بعد از حفظ گیارہ ماہ تلاوت ترک کیے رکھنا بھی سخت ترین جرم ہے اور پھر صرف نماز تراویح میں سنا کر اپنے آپ کو فارغ سمجھ لینا بے معنی شے ہے، جو اس کی گیارہ ماہ کی سستی و کالی کا نغمہ البدل نہیں بن سکتا۔ بلکہ حفظ اس بات کا متقاضی ہے، کہ اہل قرآن کی عملی زندگی ہر شعبہ میں عام لوگوں سے ممتاز اور نمایاں ہو۔

2- متعدد صحیح احادیث میں ہر مومن مرد و زن کو قرآن مجید سے خصوصی تعلق اور تلاوت کی ترغیب دلائی گئی ہے، تاکہ خطا کار انسان دینی و دنیاوی سعادتوں سے بہرہ ور ہو سکے۔ سلف صالحین سے بکثرت اقوال و آثار ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے، کہ وہ نہایت قلیل مدت میں اختتام منزل کو پہنچ جاتے تھے۔ حضرت عبد ا۔ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا:

‘ضم کل شہر ثلاثۃ آیام و اقرأ القرآن فی کل شہر صحیح البخاری، باب: فی کم یقرأ القرآن، رقم: ۵۰۵۲، مشکوٰۃ، باب صیام التطوع



”ہر ماہ تین روزے رکھ! اور ہر ماہ قرآن ختم کر!“

اور رمضان میں تو تلاوت کا مزید اہتمام ہونا چاہیے۔ چنانچہ ”مشکوٰۃ“ باب الاعتکاف میں حدیث ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں جبریل علیہ السلام سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور وفات کے سال دو دفعہ دور کیا۔ علاوہ ازیں رمضان میں ”قیام اللیل“ کا زیادہ اہتمام ہوتا ہے اور اس کی ترغیب بھی زیادہ وارد ہے اور قیام قرآن مجید کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لیے کوشش ہونی چاہیے کہ کم از کم ایک دفعہ رمضان میں قرآن ختم ہو جائے۔ جدوجہد کے باوجود اگر ختم نہ بھی ہو سکے تو کوئی حرج نہیں۔

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ ۲۸۶ ... سورة البقرة

3- اگر کوئی خود نہ پڑھ سکے تو سننے کی سعی کرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کتاب ا کی ایک آیت کی طرف کان لگائے اس کے لیے دو گنی نیکی لکھی جاتی ہے اور جو کتاب ا کی ایک آیت پڑھے اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا۔ شعب الایمان، رقم: ۱۸۲۸، کنز العمال: ۱/۱۲۰، رقم: ۲۳۱۶، بحوالہ مسند احمد

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ”ذمثور“ میں ”سورة الاعراف“ کے اخیر میں اس حدیث پر تحسین کا حکم لگایا ہے۔

اسی طرح حضرت عبدا بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کسے گا: یا! میں نے اس کو کھانے اور شہوت سے روکا۔ اس کے حق میں میری سفارش قبول کر۔ قرآن مجید کسے گا: میں نے اس کو رات میں سونے سے روکا۔ اس کے حق میں میری سفارش قبول کر۔ پس ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ مشکوٰۃ کتاب الصوم، صحیح الترغیب والترہیب: ۱، ۹۳۴، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۸۸، مسند احمد، رقم: ۶۶۲۶

مذکور حدیث میں روزہ کے مقابلہ میں قرآن کا تذکرہ اس کے ساتھ قیام کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رمضان میں تلاوت قرآن کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے۔ یہ بدعت کے زمرہ میں نہیں آتا جیسا کہ سائل نے سمجھا ہے۔

4- حفاظ کی آوازوں کا اگر باہمی ٹکراؤ ہو۔ پھر تو ناجائز ہے۔ بصورت دیگر جائز ہے۔ نقلی نماز میں اگر اجتماعیت برقرار نہ بھی رہے تو کوئی حرج نہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو!)

فتاویٰ اہل حدیث: ۲/۳۳۳-۳۳۵

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 720

محدث فتویٰ